احادیثِ صحاحِ ستہ کی روشنی میں

بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ

مسائلِ نماز

از افادات

دروس وتحقیقات اساتذہ
دورۂ حدیث شریف

تخریج وترتیب

محمد حسن رضا یلدرم

مسائل نماز

اَحادیثِ صحاحِ ستّہ کی روشنی میں

بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ

ازافادات

دروس وتحقیقات اساتذۂ دورۂ حدیث شریف

|

تخریج وترتیب

محمد حسن رضا یلدرم

|

پیشکش

بزمِ سلطانیہ وکلاس دورۂ حدیث شریف 2019 تا 2020ء

مدرسہ اسلامیہ تھون شریف لب نہر سرائے عالمگیر ضلع گجرات

نام کتاب:-------------مسائل نماز احادیث صحاح ستہ کی روشنی میں

تالیف:---------------------محمد حسن رضا یلدرم

اشاعت:--------------------------اکتوبر 2020

قیمت پاکستانی:---------(علاوہ ڈاک خرچ)----------100

پونڈ،ڈالر،یورو------------(علاوہ ڈاک خرچ)----------02

درہم وریال-------------(علاوہ ڈاک خرچ)----------05

ملنے کے پتے

☆ مکتبہ سلطانیہ متصل مدرسہ اسلامیہ تھون سرائے عالمگیر۔0300-505-3585

☆ مکتبہ الفجر نزد العالم ہوٹل جی ٹی روڈ سرائے عالمگیر---0302-875-5677

☆ مکتبہ فیضانِ مدینہ نزد العالم ہوٹل سرائے عالمگیر---0300-952-5409

☆ جامع مسجد خانساماں نیا بازار جہلم---------0300-544-1464

☆ جامعہ اسلامیہ سلطانیہ رضویہ جہلم----------0345-890-5110

☆ قمر العلوم جامعہ معظمیہ خواجہ قمر سیالوی روڈ گجرات---0312-768-7187

☆ جامعہ غوثیہ رضویہ لکھنوال شریف جلالپور جٹاں گجرات۔0345-679-9308

☆ جامعہ مجددیہ نوریہ انوارِ مدینہ سلیم نگر واہ کینٹ-----0300-519-4441

☆ مدرسہ نظامیہ ضیاء العلوم وحدت کالونی ٹیکسلا-----0300-525-8166

☆ جامعہ محمودیہ غوثیہ ڈرگھ بالا تحصیل جوہی ضلع دادو سندھ۔0313-551-9919

اِنتساب

|

|

استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا

محمد فاروق بندیالوی

دامت برکاتھم العالیہ

مہتمم مدرسہ اسلامیہ تھون شریف لبِ نہر سرائے عالمگیر ضلع گجرات

|

و

والدِ مکرم

حضرت حافظ غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ

ڈیرہ راجگان بمقام بشارت تحصیل و ضلع چکوال

مُختصر تَعارُف

|

|

اساتذہ کرام دورہ حدیث شریف 2019 تا 2020ء

مدرسہ اسلامیہ تھون شریف لبِ نہر سرائے عالمگیر ضلع گجرات

|

۱۔حضرت علامہ مولانا محمد فاروق بندیالوی صاحب

استاذ۔سنن ابوداؤد شریف

۲۔حضرت علامہ مولانا محمد حنیف صاحب

استاذ۔سنن ابن ماجہ ونسائی شریف

۳۔حضرت علامہ مولانا محمد لقمان بندیالوی صاحب

استاذ۔صحیح بخاری شریف (اول)

۴۔حضرت علامہ مولانا محمد اشرف الواحدی صاحب

استاذ۔صحیح بخاری شریف (دوم)

۵۔حضرت علامہ مولانا محمد یامین سعیدی صاحب

استاذ۔سنن ترمذی شریف

۶۔حضرت علامہ مولانا محمد اسلم تبسم صاحب

استاذ۔صحیح مسلم شریف

مُختصر اِشارات

ا

☆:- چند ضروری باتیں---

1: ☆۔ یوں تو احادیث مبارکہ کی بہت سی کتابیں ہیں۔ مگر عام لوگ ان [6] کتابوں سے ہی واقف ہیں۔ جنھیں عرفِ عام میں صحاح ستہ کہا جاتا ہے۔

2: ☆۔ یہ [6] کُتب۔ صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابوداود، سنن ترمذی، سنن نسائی اور سنن ابنِ ماجہ ہیں جن کا زمانہ 194 تا 303ھ ہے۔

3: ☆۔ ہم نے اپنی اس کتاب [مسائلِ نماز] کے لئے احادیث کا انتخاب انہی [6] کتب یعنی صحاح ستہ سے کیا ہے۔

4: ☆۔ ہماری اس کتاب میں صحاحِ ستہ سے لی گئیں [63] احادیث میں سے کوئی ایک حدیث بھی ایسی نہیں جو امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداود، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابنِ ماجہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی ایک کے ہاں بھی قابلِ قبول نہ ہو۔

5: ☆۔ حوالہ جات کے لئے صحاحِ ستہ مطبوعہ دارالسلام ریاض سعودی عرب کے نسخوں کو بنیاد بنایا گیا ہے۔

6: ☆۔ جس کتاب سے جو حدیث پاک نقل کی گئ۔ اس حدیث پاک کے آخر میں اُس کتاب کا مکمل حوالہ اور حدیث نمبر کو بھی [انٹرنیشنل نمبرنگ کے مطابق] درج کیا گیا ہے۔

7: ☆۔ احادیثِ مبارکہ کی تحقیق کیلئے کسی ”نومولود محقق“ کے بجائے آئمہ کِبار امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداود، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابنِ ماجہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی تحقیق کو بنیاد بنایا گیا۔ جس کتاب سے جو روایت لی گئ ہے وہ اس امام کے ہاں قابلِ قبول ہے۔

☆:- کثیر مسلمانوں کا طریقہ نماز

اس کتاب میں پیش کردہ احادیث مبارکہ سے عام قارئین پر بخوبی واضح ہو جائے گا کہ مسلمانوں کا ایک کثیر طبقہ جس کی کثرت امام بخاری۔ امام مسلم۔ امام ابوداود۔ امام ترمذی۔ امام نسائی اور امام ابنِ ماجہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی پیدائش سے بھی پہلے سے تھی اور الحمدللہ آج تک یہ کثرت قائم ہے۔ اس کثیر طبقہ کا "نماز ادا کرنے کا طریقہ" احادیث مبارکہ کے عین مطابق ہے۔ [نماز ادا کرنے کا یہ طریقہ] ۔ امام بخاری۔ امام مسلم۔ امام ابوداود۔ امام ترمذی۔ امام نسائی۔ امام ابنِ ماجہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی پیدائش سے دو صدیاں پہلے جب صحاح ستہ بھی اس دنیا میں موجود نہیں تھی تب سے مسلمانوں کے کثیر طبقہ کا معمول ہے۔ لہذا عصر حاضر کے چند "نومولود محققین" کا کثیر مسلمانوں کے صدیوں کے اس علمی و عملی معمول [یعنی نماز ادا کرنے کے طریقہ] کو غلط کہنا انکی کم علمی کا واضح ثبوت ہے۔

نوٹ: ☆۔ ہماری پیش کردہ کوئی بات غلط لگے یا سمجھ نہ آئے۔ تو براہِ مہربانی! فیصلہ کرنے سے قبل ایک بار ضرور رابطہ فرمائیں۔ تا کہ غلطی کی صورت میں اصلاح اور غلط فہمی کی صورت میں وضاحت کی جاسکے۔ برائے رابطہ:۔ 0092-346-515-5476

من بعجز و قصور معترفم — نے چو نادان و احمق و خرفم

پیش ازیں گفتہ اند اہل سلف — عذر من صنف قد استھدف

لیک برقدر خویش کوشیدن — بہ زبیکاری و خاموشیدن

نہ کنی عیب گر تو بتوانی — کہ درو حلہ بپوشانی

طالبِ دُعاء کرم۔ محمد حسن رضا یلدرم خطیب جامع مسجد خانساماں نیا بازار جہلم
مدرس۔ جامعہ اسلامیہ سلطانیہ رضویہ بالمقابل سیٹلائٹ ٹاؤن جی ٹی روڈ جہلم

حدیث نمبر 1

مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کی دُعا

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَقُولُ: بِسْمِ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔

وَإِذَا خَرَجَ قَالَ: بِسْمِ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ۔

حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے رسول ﷺ جب مسجد میں تشریف لاتے تو یوں فرماتے۔

بِسْمِ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔

[اللہ عزوجل کے نام کے ساتھ اور سلام ہو اللہ کے رسول پاک پر۔ اے اللہ! مجھے خطاؤں سے محفوظ فرما اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے]۔

اور جب باہر نکلنے لگتے تب بھی یوں فرماتے۔

بِسْمِ اللهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ

[اللہ عزوجل کے نام کے ساتھ اور سلام ہو اللہ کے رسول پاک پر۔ اے اللہ! مجھے خطاؤں سے محفوظ فرما اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے]۔

(ابن ماجہ۔ ابواب المساجد والجماعات، باب الدعاء عند دخول المسجد، حدیث نمبر 771)

☆ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ☆

حدیث نمبر 2

درود و سلام اور دُعا ساتھ ساتھ

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ، عَنْ جَدَّتِهَا فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى، رضی اللہ عنہا
قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ "صَلَّى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ"
وَقَالَ: رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ
وَإِذَا خَرَجَ "صَلَّى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ" وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي
أَبْوَابَ فَضْلِكَ

حضرت فاطمہ بنت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنی دادی صاحبہ حضرت فاطمۃ
الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل فرماتی ہیں کہ

حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مسجد
میں تشریف لاتے تو "درود وسلام پڑھتے"

پھر یہ دعا پڑھتے۔ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ
[اے رب!
مجھے خطاؤں سے محفوظ فرما اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے]۔
جب باہر نکلنے لگتے تب بھی "درود وسلام پڑھتے"
اور پھر یہ دعا پڑھتے۔ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ
[اے رب!
مجھے خطاؤں سے محفوظ فرما اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے]۔

(ترمذی۔ ابواب الصلاۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب ما جاء ما یقول عند دخولہ المسجد، حدیث نمبر 314)

☆ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ☆

حدیث نمبر3

مُصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِذَا دَخَلَ اَحَدُ کُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیُسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ

وَ لْیَقُلْ : اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَ اِذَا خَرَجَ فَلْیُسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ وَلْیَقُلْ: اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو نبی کریم ﷺ پر سلام بھیجے اور یہ کہے۔

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

[اے اللہ عزوجل! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے]۔

اور جب مسجد سے نکلنے لگے تو نبی کریم ﷺ پر سلام بھیجے اور یوں کہے۔

اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

[اے اللہ عزوجل! مجھے شیطان مردود سے محفوظ فرما]۔

(ابن ماجہ۔ ابواب المساجد والجماعات' باب الدعاء عند دخول المسجد، حدیث نمبر 773)

نوٹ: ۔اس باب میں اور دعائیں بھی منقول ہیں مگر یہ دعائیں جامع اور مختصر ہیں۔

حدیث نمبر4

اذان سے پہلے دعا

عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ، عَنْ اِمْرَأَۃٍ مِنْ بَنِی النَّجَّارِ، قَالَتْ: "کَانَ بَیْتِیْ مِنْ أَطْوَلِ بَیْتٍ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَکَانَ بِلَالٌ یُؤَذِّنُ عَلَیْہِ الْفَجْرَ، فَیَأْتِیْ بِسَحَرٍ فَیَجْلِسُ عَلَی الْبَیْتِ یَنْظُرُ اِلَی الْفَجْرِ، فَاِذَا رَاٰہُ تَمَطّٰی، ثُمَّ قَالَ: ---

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ أَحۡمَدُكَ أَسۡتَعِیۡنُكَ عَلٰی قُرَیۡشٍ أَنۡ یُّقِیۡمُوۡا دِیۡنَكَ، قَالَتۡ: ثُمَّ یُؤَذِّنُ، قَالَتۡ: وَاللہِ مَا عَلِمۡتُهٗ کَانَ تَرَکَھَا لَیۡلَةً وَاحِدَةً ھٰذِهِ الۡکَلِمَاتِ

حضرت عُروہ بن زُبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ بنی نجار کی ایک خاتون صحابیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ میرا گھر مسجد کے قریبی گھروں میں سب سے اُونچا تھا۔ جس پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ صبح کی اذان کہا کرتے تھے۔ وہ علی الصبح آ کر بیٹھ جاتے اور صبح صادق کا انتظار کرتے۔ جب وقت اذان کو دیکھ لیتے تو انگڑائی لیتے اور پھر یہ دُعا کرتے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ أَحۡمَدُكَ أَسۡتَعِیۡنُكَ عَلٰی قُرَیۡشٍ أَنۡ یُّقِیۡمُوۡا دِیۡنَكَ

[اے اللہ! میں تیری حمد کرتا ہوں اور قریش کے معاملہ میں تیری مدد کا طلبگار ہوں تاکہ وہ تیرے دین کے لئے مددگار بنیں]۔

یہ دعا پڑھنے کے بعد حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ صبح کی اذان کہتے۔

صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ رب ذوالجلال کی قسم! حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی ایک رات بھی دعا کے ان کلمات کو ترک نہیں کیا۔

(ابوداؤد۔ اول کتاب الصلوٰۃ، باب الاذان فوق المنارۃ، حدیث نمبر 519)

فوائد الحدیث:۔

1: ☆۔ اذان سے پہلے یا بعد نبی کریم ﷺ پر درود و سلام بھیجنے میں کوئی قباحت نہیں اگر قریش کے حق میں اذانِ فجر سے پہلے روزانہ باآواز بلند دعا کی جاسکتی ہے تو رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام کیوں نہیں بھیجا جاسکتا جو نہ صرف قریش بلکہ تمام اولادِ آدم کے سردار ہیں

2: ☆۔ نیز حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے اس عمل کو صحابہ میں سے کسی نے بدعت نہیں کہا جبکہ اذان سے قبل اس دعا کے پڑھنے کا پہلے سے کوئی حکم بھی موجود نہیں تھا

3: ☆۔ ثابت ہوا کہ ہر نیا کام بدعت نہیں بدعت کسی حکم شرعی کے مقابل عمل کرنا ہے

نوٹ: ☆۔ دعا یا درود و سلام کو اذان سے الگ (یعنی وقفہ کر کے) پڑھا جائے۔

حدیث نمبر5

اذان کے بعد درود پاک اور دعا

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ:أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ، فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ، ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوا اللهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ، لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللهِ، وَأَرْجُوأَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيلَةَ، حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ۔جب مؤذن کی اذان سنو! تو وہی کہو جو مؤذن کہتا ہے۔ پھر مجھ پر درود پاک پڑھو کیونکہ جوکوئی مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے ۔اللہ تعالیٰ اس پر اپنی دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالی سے میرے لئے وسیلہ مانگو کیونکہ وسیلہ دراصل جنت میں ایک مقام ہے ۔ جو اللہ کے بندوں میں سے ایک بندے کو دیا جائے گا ۔اور مجھے یقین ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا ۔ جوکوئی میرے لئے وسیلہ (مقام محمود) طلب کرے گا۔ اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوجائے گی ۔

(مسلم ۔ کتاب الصلوۃ باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعہ الخ حدیث نمبر 849)

حدیث نمبر6

اذان واقامت کی ادائیگی

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كَانَ أَذَانُ رَسُولِ اللهِ ﷺ شَفْعًا شَفْعًا فِي الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ کے

حکم کے مطابق اذان و اقامت میں (الفاظ کی ادائیگی) دو، دو بار تھی۔

(ترمذی۔ ابواب الطلوۃ عن رسول اللہ ﷺ باب ما جاء فی ان الاقامۃ مثنی مثنی، حدیث نمبر 194)

حدیث نمبر 7

نماز با جماعت کے وقت کب کھڑے ہوں

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي وَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ

عبداللہ بن ابی قتادہ اپنے والد محترم حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز کی تکبیر ہو تو جب تک مجھے دیکھ نہ لو! کھڑے نہ ہوا کرو اور آہستگی کو لازم رکھو۔ (یعنی کھڑے ہونے میں جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرو)

(بخاری۔ کتاب الاذان، باب لا یقوم الی الصلوۃ مستعجلا ولیقم الیھا بالسکینۃ، حدیث نمبر 638)

[کھڑے ہو کر امام کا انتظار کرنا مکروہ ہے]

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنْ يَنْتَظِرَ النَّاسُ الْإِمَامَ وَهُمْ قِيَامٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِذَا كَانَ الْإِمَامُ فِي الْمَسْجِدِ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَإِنَّمَا يَقُومُونَ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ

[شاگردِ امام بخاری] امام ترمذی علیہ الرحمۃ الباری کہتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین و اہل علم کی ایک جماعت نے لوگوں کا کھڑے ہو کر امام کا انتظار کرنے کو مکروہ کہا۔

اور اہل علم میں سے بعض احباب کا کہنا ہے کہ جب امام مسجد میں موجود ہو اور نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو لوگ اس وقت کھڑے ہوں جب مؤذن "قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ" کہے حضرت عبداللہ ابن مبارک علیہ الرحمہ کا بھی یہی قول ہے۔

(ترمذی۔ ابواب السفر، باب کراھیۃ ان ینتظر الناس الامام وھم۔ الخ، تبصرہ بر حدیث نمبر 592)

حدیث نمبر 8

کندھے سے کندھا ملائیں صف سیدھی بنائیں

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ: أَقِيمُوا الصُّفُوفَ وحَاذُوا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلِينُوا بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ، لَمْ يَقُلْ عِيسَى: بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ، وَلَا تَذَرُوا فُرُجَاتٍ لِلشَّيْطَانِ، وَ مَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تم اپنی صفیں درست کرو، اور کندھے ایک دوسرے کے برابر رکھو، (صفوں کے اندر) شگاف بند کرو اور اپنے بھائیوں کے ساتھ نرمی کا مظاہرہ کرو۔ شیطان کے لیے خالی جگہ نہ چھوڑو۔ جو شخص صف کو ملائے گا اللہ تعالیٰ اُسے ملائے گا اور جو شخص صف کو کاٹے گا اللہ تعالیٰ اُسے کاٹ دے گا۔

(ابوداود۔اول کتاب الصلوۃ،باب تسویۃ الصفوف،حدیث نمبر 666)

حدیث نمبر 9

نبی کریم ﷺ کندھوں سے پکڑ کر صف سیدھی فرماتے

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ: اِسْتَوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ، وَلْيَلِنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ: قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلَافًا

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں (صف کو سیدھا کرنے کیلئے) ہمارے کندھوں کو اپنے مبارک ہاتھ لگا کر فرماتے۔ برابر ہو جاؤ۔ جدا جدا کھڑے نہ ہو۔ اس سے تمہارے دل باہم مختلف ہو جائینگے اور میرے ساتھ تم میں سے پختہ عقل

والے، دانش مند کھڑے ہوں، پھر ان کے بعد وہ جو دانش مندی میں ان کے قریب ہوں، پھر وہ جو بعد والوں کے قریب ہوں۔ ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ (اے لوگو!) آج تم (یہ فرمان بھول کر) ایک دوسرے سے شدید اختلافات کا شکار ہوئے۔

(مسلم۔ کتاب الصلوٰۃ، باب تسویۃ الصفوف واقامتھا۔ الخ، حدیث نمبر 972)

حدیث نمبر 10

نماز کی ابتداء

عَنْ سِمَاكٍ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَوِّيْ يَعْنِيْ صُفُوْفَنَا إِذَا قُمْنَا لِلصَّلَاةِ، فَإِذَا اسْتَوَيْنَا كَبَّرَ"

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہم نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری صفیں خود سیدھی فرماتے۔ پھر جب ہم لوگ سیدھے ہو جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "اللہ اکبر" کہتے۔

(ابوداود۔ اول کتاب الصلوٰۃ، ابواب الصفوف باب تسویۃ الصفوف، حدیث نمبر 665)

حدیث نمبر 11

پہلی تکبیر پر رفع یدین

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ

محمد بن عمرو بن عطاء حضرت ابوحُمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو قبلہ کی طرف رُخ کرتے پھر دونوں ہاتھ مبارک اُٹھاتے اور کہتے "اللہ اکبر"۔

(ابن ماجہ۔ ابواب اقامۃ الصلوات والسنۃ فیھا، باب افتتاح الصلوٰۃ، حدیث نمبر 803)

حدیث نمبر12

ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اٹھائیں

عَنْ عَبْدِالْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ،عَنْ اَبِيْهِ،اَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ اِذَاافْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكَادَ اِبْهَامَاهُ تُحَاذِيْ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ

حضرت وائل بن حُجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ ﷺ نماز شروع فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو یہاں تک اٹھاتے کہ آپ ﷺ کے دونوں انگوٹھے آپ ﷺ کے کانوں کی لو کے برابر ہو جاتے۔

(نسائی۔ کتاب الافتتاح،باب موضع الابھامین عند الرفع،حدیث نمبر 883)

حدیث نمبر13

باربار رفع یدین نہ کریں

عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ اِذَاافْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ اِلٰى قَرِيْبٍ مِنْ اُذُنَيْهِ ثُمَّ لَايَعُوْدُ

حضرت بَرَاء بن عازِب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھ کانوں کے قریب تک اٹھاتے ۔(اس کے بعد) پھر دوبارہ نہیں اٹھاتے تھے۔

(ابوداؤد۔اول کتاب الصلوۃ،ابواب تفریع استفتاح الصلوۃ باب من لم یذکر۔الخ،حدیث نمبر 750)

حدیث نمبر14

صرف ابتدا میں ھی ایک بار رفع یدین کریں

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ:قَالَ عَبْدُاللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ : اَلَا اُصَلِّيْ بِكُم صَلَاةَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَصَلّٰى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِلَّا فِيْ اَوَّلِ مَرَّةٍ

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ۔۔۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی طرح نماز نہ پڑھاؤں ؟؟۔۔ پھر انہوں نے نماز پڑھائی اور صرف پہلی مرتبہ ہی رفع یدین کیا۔

(ترمذی۔ ابواب الصلوۃ عن رسول اللہ باب ماجاء ان النبی لم یرفع الا فی اول مرۃ حدیث نمبر 257)

کئی صحابہ کرام اور اھلِ علم

صرف ابتدا میں رفع یدین کے قائل ھیں

[قَالَ]: وَفِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَبُوْ عِيْسٰى: حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَبِهِ يَقُوْلُ: غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّابِعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوْفَةِ

[شاگردِ امام بخاری]۔ امام ترمذی علیہ الرحمۃ الباری کہتے ہیں اس باب میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث آئی ہے۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث حسن ہے۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور تابعین عظام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین میں سے بہت سے اہل علم اس بات (یعنی نماز میں صرف ابتدا ہی میں رفع یدین) کے قائل ہیں اور اسی طرح (عمومی طور پر نماز میں ایک ہی بار رفع یدین کرنے کے) قائل ہیں حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور اہل کوفہ (فقہاء احناف کثرھم اللہ تعالیٰ) بھی۔

(ترمذی۔ ابواب الصلوۃ عن رسول اللہ باب ماجاء ان النبی لم یرفع الا فی اول مرۃ حدیث نمبر 257)

حدیث نمبر 15

دورانِ نماز رفع یدین کی ممانعت

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ رَافِعُوْ أَيْدِيْنَا فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ:۔۔۔

مَا بَالُهُمْ رَافِعِيْنَ اَيْدِيَهُمْ فِي الصَّلَاةِ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ الْخَيْلِ الشُّمُسِ اُسْكُنُوْا فِي الصَّلَاةِ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم نماز میں رفع یدین کر رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ نماز میں اپنے ہاتھ اٹھا رہے ہیں جیسے شریر گھوڑوں کی دُمیں۔ ''نماز میں سکون اختیار کرو۔

(نسائی۔ کتاب السھو،باب السلام بالایدی فی الصلوۃ،حدیث نمبر 1185)

حدیث نمبر16

نماز میں سلام کے وقت بھی ہاتھ اٹھانا منع ھے

حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ الْقِبْطِيَّةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قُلْنَا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَاَشَارَ بِيَدِهِ اِلَى الْجَانِبَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَامَ تُوْمُوْنَ بِاَيْدِيْكُمْ، كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ اِنَّمَا يَكْفِيْ اَحَدَكُمْ اَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلٰى فَخِذِهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلٰى اَخِيْهِ مَنْ عَلٰى يَمِيْنِهِ وَشِمَالِهِ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب ہم نماز پڑھتے۔تو نماز کے اختتام پر دائیں بائیں ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' کہتے ہوئے ہاتھ سے اشارہ بھی کرتے۔

یہ ملاحظہ فرما کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔تم اپنے ہاتھوں سے اس طرح اشارہ کرتے ہو جیسے شریر گھوڑوں کی دُمیں ہلتی ہیں تمہیں یہ کافی ہے کہ تم قعدہ میں اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر رکھو اور دائیں اور بائیں منہ موڑ کر اپنے بھائی پر صرف ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' کہا کرو۔

(مسلم۔ کتاب الصلوۃ،باب الامر بالسکون فی الصلوۃ...الخ،حدیث نمبر 970)

حدیث نمبر 17

نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھیں

عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:۔۔۔

"كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَؤُمُّنَا فَيَأْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ"

قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ هُلْبٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ يَرَوْنَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ وَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنْ يَضَعَهُمَا فَوْقَ السُّرَّةِ وَرَأَى بَعْضُهُمْ أَنْ يَضَعَهُمَا تَحْتَ السُّرَّةِ وَكُلُّ ذَالِكَ وَاسِعٌ عِنْدَهُمْ

حضرت ہُلب طائی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ

رسول اللہ ﷺ ہماری امامت فرماتے تو اپنے بائیں ہاتھ کو اپنے دائیں ہاتھ سے پکڑتے۔

[بائیں ہاتھ کو دائیں سے پکڑ کر ناف پر باندھیں]

[شاگردِ امام بخاری] ۔امام ترمذی علیہ الرحمۃ الباری کہتے ہیں۔حضرت ہُلب رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین،تابعین کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اوران کے بعد کے اہل علم کا عمل اسی حدیث پر ہے کہ آدمی نماز میں داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے۔بعض کی رائے یہ ہے کہ ہاتھ ناف کے اوپر رکھے۔اور بعض کہتے ہیں کہ ناف کے نیچے رکھے،جبکہ بعض اہل علم کے نزدیک (ناف پر ہاتھ باندھنے میں) دونوں طرح گنجائش (یعنی درست) ہے

(الترمذی. ابواب الصلوٰۃ عن رسول اللہ باب ماجاء فی وضع الیمین علی الشمال الخ،حدیث نمبر 252)

☆ ﷺ ☆ ☆

حدیث نمبر18

نماز میں زیر ناف ہاتھ باندھنا سنت ہے

عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ اَنَّ عَلِیًّا رَضِیَ اللهُ عَنْهُ

قَالَ: السُّنَّةُ وَضْعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ فِی الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ

حضرت ابوجُحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

''نماز میں ہتھیلی کو ہتھیلی پر رکھ کر ناف کے نیچے رکھنا سنت ہے''۔

(ابو داؤد۔اول کتاب الصلوٰۃ،باب وضع الیمنی علی الیسری فی الصلوٰۃ،حدیث نمبر 756)

حدیث نمبر19

قرأت کے بغیر کوئی نماز نہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: "لَا صَلَاةَ اِلَّا بِقِرَاْءَةٍ

قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ: فَمَا اَعْلَنَ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَعْلَنَّاهُ لَكُمْ وَمَا اَخْفَاهُ اَخْفَیْنَاهُ لَكُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔''بغیر قرأت کے نماز نہیں ہوتی۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مزید بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جو نماز باآواز بلند پڑھی۔ ہم نے بھی وہ باآواز بلند پڑھی۔اور جو نماز آپ ﷺ نے غیر جہری (آہستگی کے ساتھ) پڑھی۔ہم نے بھی اُسے ویسے ہی ادا کیا۔

(مسلم، کتاب الصلوٰۃ،باب وجوب قرأۃ الفاتحہ فی کل رکعۃ...الخ،حدیث نمبر 882)

ادائے دید سراپا نیاز تھی تیری۔۔۔۔۔۔۔۔۔کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی تیری

☆ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ☆

حدیث نمبر 20

قرأت میں سورۃ فاتحہ اور سورت پڑھنا

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ

لَا صَلَاۃَ لِمَنْ لَمْ یَقْرَأْ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ اَلْحَمْدَ وَسُوْرَۃً فِیْ فَرِیْضَۃٍ اَوْ غَیْرِھَا

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جوشخص ہر رکعت میں الحمدللہ اور سورۃ نہ پڑھے اس کی نماز (مکمل) نہیں فرض ہو یا غیر فرض۔

(ابن ماجہ۔ ابواب اقامۃ الصلوات والسنۃ فیھا، باب القرأۃ خلف الامام، حدیث نمبر 839)

حدیث نمبر 21

قرأت فرض کی اوّلین دو رکعتوں میں لازم ھے

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یَقْرَأُ بِنَا فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ مِنْ صَلَاۃِ الظُّھْرِ وَیُسْمِعُنَا الْاٰیَۃَ اَحْیَانًا

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں ظہر کی نماز پڑھاتے۔ پہلی دو رکعتوں میں قرأت فرماتے اور کبھی ایک آیت (بغرض تعلیم) سنوا دیتے۔

(ابن ماجہ۔ ابواب اقامۃ الصلوات والسنۃ فیھا، باب الجھر بآیۃ احیانا فی صلوۃ الخ حدیث نمبر 829)

حدیث نمبر 22

جماعت میں بلند آواز سے قرأت

حَدَّثَنَا عَدِیُّ بْنُ ثَابِتٍ، اَنَّہٗ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقْرَأُ: وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ فِی الْعِشَاءِ، وَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ صَوْتًا مِنْہُ اَوْ قِرَاءَۃً

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ۔۔۔

میں نے نبی کریم ﷺ کو عشاء میں سورۃ "والتین والزیتون" پڑھتے سنا۔ میں نے آپ ﷺ سے زیادہ اچھی آواز یا اچھی قرأت والا کسی کو نہیں پایا۔

(بخاری۔ کتاب الاذان باب القرأۃ فی العشاء حدیث نمبر 769 مطبوعہ دار السلام سعودی عرب)

حدیث نمبر 23

جماعت میں آہستہ آواز میں قرأت

عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ قَالَ قُلْنَا لِخَبَّابٍ: اَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَقْرَأُ فِی الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْنَا مِنْ اَیْنَ عَلِمْتَ؟ قَالَ: بِاضْطِرَابِ لِحْیَتِہٖ

حضرت ابو معمر سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے پوچھا! کہ کیا رسول اللہ ﷺ ظہر اور عصر میں قراءت فرماتے تھے؟۔ انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں! ہم نے پوچھا کہ آپ کو کیسے معلوم ہوتا تھا۔ (رسول اللہ ﷺ کا ظہر اور عصر میں قراءت فرمانا)۔ انہوں نے بتایا کہ "آپ ﷺ کی داڑھی مبارک کے ہلنے سے"۔

(بخاری۔ کتاب الاذان، باب من خافت القرأۃ فی الظہر والعصر، حدیث نمبر 777)

ادائے دید سراپا نیاز تھی تیری۔۔۔۔۔۔۔۔۔کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی تیری

حدیث نمبر 24

اُونچی قرأت میں بھی بسم اللہ آہستہ پڑھی جائے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ: صَلَّیْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِنْھُمْ یَجْھَرُ بِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے پیچھے نماز پڑھی۔ لیکن میں نے ان میں سے کسی کو بھی "بسم اللہ الرحمن الرحیم" بلند آواز سے پڑھتے نہیں سنا۔

(نسائی۔ کتاب الافتتاح، باب ترک الجہر، حدیث نمبر 908)

حدیث نمبر 25

قرأت کی ابتداء

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَسْتَفْتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نماز کی ابتداء تکبیر کے ساتھ فرماتے ۔ اور قرأت کا آغاز الحمدللہ رب العالمین (سورۃ فاتحہ) سے کرتے ۔

(مسلم ، کتاب الصلوۃ باب ما یجمع صفۃ الصلوۃ وما یفتتح بہ ویختم بہ ۔ ا ع حدیث نمبر 1110)

حدیث نمبر 26

دو سکتوں کے دوران آہستگی کے ساتھ دعا و آمین

فَحَدَّثَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ أَنَّهُ حَفِظَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ سَكْتَتَيْنِ: سَكْتَةً إِذَا كَبَّرَ وَسَكْتَةً إِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے (نماز میں) رسول اللہ ﷺ سے دو سکتے یاد رکھے (وہ دو مقام جہاں اُونچی قرأت میں بھی آواز پست کردی جاتی) پہلا سکتہ آپ ﷺ تکبیر تحریمہ کہہ لینے کے بعد فرماتے (یعنی ثناء پڑھتے وقت) اور دوسرا سکتہ اس وقت فرماتے جب آپ ﷺ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کی قرأت سے فارغ ہوتے ۔ (یعنی ولا الضالین کے بعد)

(ابوداؤد اول کتاب الصلوۃ تفریع ابواب الصفوف باب السکتۃ عند الافتتاح حدیث نمبر 779)

فائدۃ الحدیث:۔ معلوم ہوا کہ نماز میں بلند آواز سے قرأت کرتے وقت بھی دو مقام پر آہستگی سے ہی پڑھنا چاہیئے ۔ پہلے سکتہ کے وقت میں ثناء، تعوذ، تسمیہ اور دوسرے سکتہ میں آمین ۔

حدیث نمبر 27

امام کے پیچھے قرأت نہیں کرنی چاہیے

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الْقِرَأَةِ مَعَ الْإِمَامِ فَقَالَ: لَا قِرَاَةَ مَعَ الْإِمَامِ فِيْ شَيْءٍ

حضرت عطاء بن یسار سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے (نماز میں) امام کے پیچھے پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا امام کے پیچھے قرأت نہیں کرنی چاہیے۔

(مسلم ۔ کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ، باب سجود التلاوۃ، حدیث نمبر 1298)

حدیث نمبر 28

امام بنانے کا مقصد ہی اقتداء کرنا ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوْا وَإِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقُوْلُوْا آمِيْنَ وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعِيْنَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ امام اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے۔ لہذا جب وہ تکبیر کہے، تو تم بھی تکبیر کہو۔ اور جب وہ قرأت کرے، تو تم خاموش ہو جاؤ۔ اور جب وہ "غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ" کہے، تو تم آمین کہو۔

پھر جب وہ رکوع کرے، تو تم بھی رکوع کرو۔ اور جب وہ "سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ"

کہے، توتم ''رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ'' کہواور جب وہ سجدہ کرے، توتم بھی سجدہ کرو۔اور جب وہ بیٹھ کرنماز پڑھے، توتم بھی بیٹھ کرنماز پڑھو۔

(ابن ماجه. ابواب اقامة الصلوات والسنة فيها باب اذا قرأ الامام فانصتوا حديث نمبر 846)

فوائد الحديث:۔

1: ☆۔ یہاں ان مقامات کا ذکر ہے جہاں امام آواز بلند اور مقتدی آہستہ رکھے

2: ☆۔امام تکبیر باآواز بلند کہے جبکہ مقتدی آہستہ (اور مُکبّر ضرورتاً بلند آواز سے)

3: ☆۔امام جہاں قرأت کرے گا وہاں مقتدی اور مکبر دونوں خاموش رہیں اور سنیں

4: ☆۔امام جب ولا الضالین کہے گا تو مقتدی تب آہستگی سے آمین کہیں

5: ☆۔امام جب رکوع کرے اُس کے پیچھے مقتدی بھی رکوع کریں

6: ☆۔امام جب سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو مقتدی ربنا و لک الحمد کہیں

7: ☆۔نماز کے تمام ارکان امام کی اقتداء میں ادا کیے جائیں

8: ☆۔کسی بھی معاملے میں امام سے پہل نہیں کی جائیگی۔

حدیث نمبر 29

امام اور تنہا نمازی پر سورۃ فاتحہ لازم ھے

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَصَاعِدًا، قَالَ سُفْيَانُ لِمَنْ يُّصَلِّيْ وَحْدَهُ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

''اس شخص کی نماز نہیں جس نے سورۃ فاتحہ اور کوئی اور سورت نہیں پڑھی۔

حضرت سفیان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ۔کہ یہ (حکم) اس شخص کیلئے ہے جو تنہا نماز پڑھے (یعنی امام کے پیچھے نماز پڑھنے والے کیلئے نہیں)۔

(ابوداؤد. كتاب الصلوة ابواب تفريع استفتاح الصلوٰة باب من ترك القرأة الخ حديث نمبر 822)

حدیث نمبر30

امام کی اقتداء میں سورۃ فاتحہ

عَنْ اَبِیْ نُعَیْمٍ وَھْبِ بْنِ کَیْسَانَ اَنَّہٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰہِ یَقُوْلُ: مَنْ صَلّٰی رَکْعَۃً لَمْ یَقْرَأْ فِیْھَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ یُصَلِّ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ وَرَاءَ الْاِمَامِ

قَالَ اَبُوْعِیْسٰی: ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

جس نے کوئی رکعت ایسی پڑھی جس میں سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس نے نماز ہی نہیں پڑھی، سوائے اس شخص کے کہ جو امام کے پیچھے ہو۔ (یعنی مقتدی پر سورہ فاتحہ پڑھنا لازم نہیں)۔

[شاگردِ امام بخاری] امام ترمذی علیہ الرحمۃ الباری کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ترمذی۔ابواب الصلوٰۃ عن رسول اللہ۔باب ما جاء فی ترک القرأۃ خلف الامام الخ۔حدیث نمبر313)

فوائد الحدیث:۔

1: ☆۔یعنی تنہا نمازی اور امام پر قرأت لازم ہے۔

2: ☆۔مقتدی (یعنی امام کی اقتداء میں نماز پڑھنے والے پر) پر قرأت لازم نہیں۔

3: ☆۔مقتدی پر سننا لازم ہے۔

4: ☆۔بلند آواز سے قرأت کا مقصد ہی مقتدیوں کو سنانا ہوتا ہے۔

حدیث نمبر31

جماعت میں شامل ہونے کیلئے جلدبازی نہ کریں

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِذَا سَمِعْتُمُ الْاِقَامَۃَ فَامْشُوْا اِلَی الصَّلَاۃِ وَعَلَیْکُمْ بِالسَّکِیْنَۃِ وَالْوَقَارِ وَلَا تُسْرِعُوْا فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جب تم لوگ تکبیر کی آواز سن لو! تو نماز کیلئے معمول کے مطابق چل کے آؤ۔ سکون اور وقار ہر حال میں برقرار رکھو دوڑ کے مت آؤ۔ نماز کا جو حصہ ملے اسے پڑھ لو اور جو نہ ملے اسے بعد میں پورا کرلو۔

(بخاری۔ کتاب الاذان، باب لا یسعی الی الصلوٰۃ ولیاتھا بالسکینۃ، حدیث نمبر 636)

حدیث نمبر 32

رکوع میں رکعت مل جانے کا بیان

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ اَنَّہٗ انْتَھٰی اِلَی النَّبِیِّ ﷺ وَھُوَ رَاکِعٌ فَرَکَعَ قَبْلَ اَنْ یَّصِلَ اِلَی الصَّفِّ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ زَادَکَ اللّٰہُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے قریب اس وقت پہنچے جب آپ ﷺ نماز کے رکوع میں تھے۔

صف میں شمولیت سے پہلے ہی حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رکوع کرلیا۔ پھر جب نبی کریم ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

''اللہ عزوجل تمہارے شوق کو بڑھائے۔ آئندہ ایسا طریقہ اختیار مت کرنا۔''

(بخاری۔ کتاب الاذان، باب اذا رکع دون الصف۔ حدیث نمبر 783)

فوائد الحدیث:۔

1: ☆۔اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ دیر سے جماعت میں شامل ہونے والا جس حالت میں امام کو پائے اسی حالت کو اختیار کر کے امام کے ساتھ جماعت میں شامل ہوجائے

2: ☆۔یہ بھی پتہ چلا کہ رکوع مل جانے سے رکعت مل جاتی ہے

3: ☆۔نیز اگر مقتدی پر قرأت (سورہ فاتحہ اور سورت) لازم ہوتی تو اہل علم میں کوئی بھی رکوع میں رکعت مل جانے کا قائل نہ ہوتا

4: ☆۔ نیز جلد بازی سے منع کیا گیا رکوع میں رکعت مل جانے پر انکار نہیں کیا گیا۔

حدیث نمبر33

جس نے رکوع پالیا اُس نے رکعت پالی

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا جِئْتُمْ اِلَى الصَّلَاةِ وَنَحْنُ سُجُوْدٌ فَاسْجُدُوْا وَلَا تَعُدُّوْهَا شَيْئًا وَمَنْ اَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلَاةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب تم نماز کیلئے آؤ اور ہم سجدہ میں ہوں تو تم بھی سجدہ میں چلے جاؤ اور تم اسے کچھ شمار نہ کرو اور جس نے رکوع پالیا تو اس نے نماز پالی۔'' (یعنی نماز کی وہ رکعت پالی)

(ابوداؤد۔ابواب تفریع استفتاح الصلوۃ،باب الرجل یدرک الامام الخ،حدیث نمبر 893)

فائدۃ الحدیث:۔

اس حدیث پاک سے واضح ہوا کہ جماعت میں رکوع ملنے سے رکعت مل جاتی ہے جبکہ جو سجدے میں آکر جماعت میں شامل ہوا اُسے وہ رکعت نہیں ملی۔

[جسے رکوع نہ ملا تو اسے وہ رکعت نہ ملی]

قَالَ اَبُوْعِيْسٰى: وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا: اِذَا جَاءَ الرَّجُلُ وَالْاِمَامُ سَاجِدٌ فَلْيَسْجُدْ وَلَا تُجْزِئُهُ تِلْكَ الرَّكْعَةُ اِذَا فَاتَهُ الرُّكُوْعُ مَعَ الْاِمَامِ

[شاگردِ امام بخاری]۔امام ترمذی علیہ الرحمۃ الباری کہتے ہیں۔ اسی پر اہل علم کا عمل ہے اور ان اصحابِ علم کا کہنا ہے کہ جب آدمی نماز کیلئے آئے اور امام سجدے میں ہو تو وہ بھی سجدہ کرے مگر جس کو امام کے ساتھ رکوع نہ ملا تو اسے وہ رکعت بھی نہ ملی۔

(یعنی حالتِ رکوع میں جماعت میں شامل ہونے سے وہ رکعت مل جاتی ہے)

(ترمذی۔ابواب السفر۔باب ماذکر فی الرجل یدرک الامام۔الخ،تبصرہ بر حدیث نمبر 591)

حدیث نمبر 34

سلام رسول اللہ ﷺ اور صالحین تک پہنچتا ہے

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ إِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ : اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ. اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ. فَاِنَّكُمْ اِذَا قُلْتُمْ ذٰلِكَ اَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اَوْبَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ. اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ اَحَدُكُمْ مِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَهُ اِلَيْهِ فَيَدْعُوْ بِهِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز میں بیٹھے تو یہ کہے۔

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ

تمام قولی، فعلی اور مالی عبادات اللہ ہی کیلئے ہیں، اے نبی ! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں اور سلام ہو ہم پر اور اللہ کے تمام صالح بندوں پر۔

جب تم یہ کہو گے تو ہر نیک بندہ خواہ وہ آسمان میں ہو یا زمین میں یا دونوں کے درمیان یہ سلام ان سب تک پہنچے گا۔ [پھر یہ کہو]

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

پھر اس کے بعد تم میں سے جس کو جو دعا زیادہ پسند ہو وہ اس کے ذریعہ دعا کرے۔

(ابوداؤد. ابواب تفریع استفتاح الصلوۃ باب التشهد حدیث نمبر 968)

حدیث نمبر35

تشہد میں اُنگلی کو بار بار حرکت نہ دیں

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِاَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُشِيْرُبِاُصْبُعِهِ اِذَادَعَا وَلَايُحَرِّكُهَا

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دعا کرتے تو (تشہد میں) اپنی انگلی سے اشارہ کرتے تھے اور اسے (بار بار) ہلاتے نہیں تھے

(نسائی۔ کتاب السھو، باب بسط الیسریٰ علی الرقبة حدیث نمبر 1271)

ادائے دید سراپا نیاز تھی تیری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی تیری

حدیث نمبر36

سلام کے ساتھ درود پاک بھی

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍالْخُدْرِيِّ قَالَ : قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ ؟ قَالَ : قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ كَمَاصَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم نے عرض کی ! اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! (نماز میں) آپ پر سلام کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہے۔

(یعنی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ)

لیکن آپ پر درود پاک کس طرح بھیجیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ اس طرح کہو

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَاصَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَابَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ

اے اللہ! اپنی رحمتِ خاص نازل فرما۔ حضرت محمد ﷺ پر جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں جس طرح تونے رحمتِ خاص نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور برکت بھیج حضرت محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر جس طرح تو نے برکت بھیجی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور آل حضرت ابراہیم پر۔

نوٹ:۔ دیگر روایات میں مختلف الفاظ کے ساتھ بھی درود ابراہیمی منقول ہے۔

(بخاری کتاب الدعوات باب الصلوۃ علی النبی ﷺ حدیث نمبر 6358)

حدیث نمبر 37

کثیر دعاؤں میں سے مختصر اور جامع کا انتخاب

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ: دَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِدُعَاءٍ کَثِیْرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَیْئًا قُلْنَا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ دَعَوْتَ بِدُعَاءٍ کَثِیْرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَیْئًا فَقَالَ: اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی مَا یَجْمَعُ ذٰلِكَ کُلَّهٗ تَقُوْلُ: اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مَنْ خَیْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بہت ساری دعائیں کیں۔ مگر مجھے ان میں سے کوئی دعا بھی صحیح طرح یاد نہ رہتی تب میں نے عرض کی۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! دعائیں تو آپ ﷺ نے بہت سی کیں۔ مگر میں ان سب کو صحیح طرح یاد نہیں رکھ پاتا۔ تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کہ کیا میں تمہیں ایسا نہ بتادوں جو ان سب (دعاؤں) کا جامع ہو، تم یوں کہہ لیا کرو۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مَنْ خَیْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِیُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ

[اے اللہ! ہم تجھ سے وہ بھلائی مانگتے ہیں جو تجھ سے تیرے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مانگی اور ہم تیری پناہ چاہتے ہیں اس شر سے جس سے تیرے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پناہ مانگی۔ تو ہی مددگار ہے اور تیرے ہی اختیار میں ہے (ہر چیز) پہنچانا اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور عبادت کرنے کی قوت اللہ کے سہارے کے بغیر ممکن نہیں ہے]۔

(ترمذی۔ابواب الدعوات عن رسول اللہ،باب دعاء اللھم انا نسئلک ۔الخ،حدیث نمبر 3521)

نوٹ:۔ دیگر روایات میں مختلف الفاظ کے ساتھ اور دعائیں بھی منقول ہیں۔

حدیث نمبر 38

نماز باجماعت کے بعد مقتدیوں کی طرف مڑنا

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ:۔۔۔

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز (فرض) پڑھا کر فارغ ہوتے تو ہماری طرف رُخ انور موڑ لیتے۔

(بخاری۔ کتاب الاذان،باب یستقبل الامام الناس اذا سلم،حدیث نمبر 845،مطبوعہ دار السلام)

ادائے دید سراپا نیاز تھی تیری۔۔۔۔۔۔۔۔کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی تیری

حدیث نمبر 39

نماز باجماعت کے بعد دعا

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَحْبَبْنَا أَنْ نَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ قَالَ: فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ أَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ

حضرت سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے دائیں طرف کھڑا ہونا پسند کرتے تھے تا کہ نماز کے بعد۔۔۔

نبی کریم ﷺ ہماری طرف ------ چہرہ مبارک کر کے بیٹھیں۔

(راوی کہتے ہیں کہ) میں نے آپ ﷺ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا۔

رَبِّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ اَوْ تَجْمَعُ عِبَادَکَ ۔ [اے رب کریم! محفوظ فرما مجھے اپنے عذاب سے جس دن تو ہمیں اُٹھائے یا جس دن تو اپنے بندوں کو جمع فرمائے]۔

(مسلم۔ کتاب صلوٰۃ المسافرین وقصرھا باب استحباب یمین الامام۔ حدیث نمبر 1642)

ادائے دید سراپا نیاز تھی تیری -------- کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی تیری

حدیث نمبر 40

فرض نماز کے بعد دُعا

عَنْ وَرَّادٍ کَاتِبٍ لِلْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ اَمْلٰی عَلَیَّ الْمُغِیْرَةُ فِیْ کِتَابٍ اِلٰی مُعَاوِیَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلَاةٍ مَکْتُوْبَةٍ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ

حضرت مغیرہ بن شعبہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کو خط لکھوایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہت اسی کی۔ تعریف اسی کے لئے وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ جسے تو عطا فرمائے اسے روکنے والا کوئی نہیں۔ اور جسے تو عطا نہ فرمائے اسے دینے والا کوئی نہیں۔ کسی کو اس کا مال بھی تیرے مقابل نفع نہ پہنچا سکے گا۔

(بخاری، کتاب الاذان، باب الذکر بعد الصلوٰۃ، حدیث نمبر 844، مطبوعہ دار السلام)

حدیث نمبر41

ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگنا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا دَعَوْتَ اللهَ فَادْعُ بِبُطُوْنِ كَفَّيْكَ وَلَا تَدْعُ بِظُهُوْرِهِمَا فَإِذَا فَرَغْتَ فَامْسَحْ بِهِمَا وَجْهَكَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جب تم اللہ عزوجل سے دعا مانگو تو اپنی ہتھیلیاں اوپر کی طرف رکھو اور اپنے ہاتھوں کی پشت اوپر مت کرو۔ اور جب دعا سے فارغ ہوجاؤ تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے چہرہ پر پھیرلو۔

(ابن ماجہ، ابواب الدعاء، باب رفع الیدین فی الدعاء، حدیث نمبر 3866، مطبوعہ دار السلام)

حدیث نمبر42

نماز باجماعت کے بعد بلند آواز سے ذکر

أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوْا بِذٰلِكَ إِذَا سَمِعْتُهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ فرض نماز سے فراغت کے بعد باآواز بلند ذکر کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں جاری تھا،

نیز حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ۔۔۔ مجھے تو لوگوں کی نماز سے فراغت کا پتہ اس ذکر کی آواز سن کر چلتا تھا۔

(بخاری۔ کتاب الاذان، باب الذکر بعد الصلاۃ، حدیث نمبر 841، مطبوعہ دار السلام)

☆ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ☆

حدیث نمبر 43

افضل ذکر اور افضل دعا

قَالَ طَلْحَةَ بْنُ خِرَاشٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

حضرت طلحہ بن خراش فرماتے ہیں کہ میں نے یہ بات حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنی ۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے اور افضل دعا الحمد للہ ہے ۔

(ابن ماجہ ۔ ابواب الادب ،باب فضل الحامدین ،حدیث نمبر 3800 ،مطبوعہ دار السلام)

حدیث نمبر 44

پہلے اللہ عزوجل کی تعریف اور نبی کریم ﷺ پر درود پھر دعا

عَنْ عَبْدِاللهِ قَالَ: كُنْتُ اُصَلِّيْ وَالنَّبِيُّ ﷺ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَاْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللهِ ثُمَّ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ سَلْ تُعْطَهْ سَلْ تُعْطَهْ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ میں نماز پڑھ رہا تھا ۔ اور نبی کریم ﷺ بھی وہیں موجود تھے ۔ آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما (بھی) تھے ۔ جب میں دعا کیلئے بیٹھا تو ۔۔۔ پہلے میں نے اللہ عزوجل کی تعریف کی ۔۔۔ پھر نبی کریم ﷺ پر درود پاک بھیجا ۔۔۔ پھر اپنے لیے دعا کی ۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا ۔۔۔ مانگو ! ۔۔۔ تمہیں دیا جائے گا ، مانگو ! ۔۔۔ تمہیں دیا جائے گا ۔

(ترمذی ،ابواب السفر ،باب ماذکر فی الثناء علی اللہ والصلوۃ علی النبی ،حدیث نمبر 593)

☆ ﷺ ☆

حدیث نمبر45

تہجد اور رات کی نماز

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي لَبِيْدٍ سَمِعَ اَبَا سَلَمَةَ قَالَ: اَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ اَيْ اُمَّهْ اَخْبِرِيْنِيْ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ كَانَتْ صَلَاتُهُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَ غَيْرِهِ، ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِاللَّيْلِ، مِنْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ

حضرت عبداللہ بن ابو لبید علیہ الرحمہ نے حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں گئے اور عرض کی ۔اے میری ماں جی! مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی (رات کی) نماز کے بارے میں بتایئے! تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ۔۔۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی (رات کی) نماز رمضان اور رمضان کے علاوہ دنوں میں بھی تیرہ رکعت تھی اور ان (تیرہ رکعت) میں دو رکعت (سُنّت) فجر بھی شامل تھیں۔

(مسلم۔ کتاب صلوۃ المسافرین باب صلوۃ اللیل وعدد رکعات۔ الخ، حدیث نمبر 1726)

فوائد الحدیث:۔

1: ☆۔ اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ تیرہ رکعت کی یہ نماز جس میں (بعد از اذان) فجر کی دو رکعت سُنّت بھی شامل تھیں پورے سال کی راتوں کا معمول تھا۔

2: ☆۔لہذا رات کی نماز (صلوٰۃ الیل) اور رمضان المبارک کی نماز (تراویح) الگ الگ نمازیں ہیں۔

3: ☆۔ احادیث مبارکہ میں جہاں رمضان وغیر رمضان کی راتوں کی عبادت کا ذکر ہو۔ وہاں رات اور تہجد کی نماز مراد ہے۔اور جہاں خاص رمضان المبارک کی راتوں میں عبادت کا ذکر ہو۔ وہاں تراویح کی نماز مراد ہے۔

حدیث نمبر46

نبی کریم ﷺ کی رات کی نفل نماز کی تفصیل

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَنَّ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَاسْتَنَّ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى صَلَّى سِتًّا ثُمَّ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ رات میں اُٹھے، مسواک کی، دو رکعت نماز ادا فرمائی، پھر سو گئے

(کچھ دیر بعد) آپ ﷺ پھر اُٹھے۔ مسواک کی۔ وضو کیا، پھر دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے (دو، دو کر کے) چھ رکعتیں ادا فرمائیں۔ پھر تین رکعت وتر ادا کیئے۔ اور اس کے بعد دو رکعت (سُنّتِ فجر) ادا فرمائی۔

[یعنی پہلے 2 رکعت۔ پھر 6 رکعت۔ پھر 3 وتر۔ پھر 2 رکعت سُنّتِ فجر۔ یوں کُل 13]

(نسائی۔ کتاب قیام اللیل وتطوع النھار، باب ذکر الاختلاف علی۔ الخ، حدیث نمبر 1705)

فوائد الحدیث:۔

1: ☆۔ یہ نمازِ عشاء کے بعد رات میں ادا کی جانے والی اُن تیرہ رکعات کی تفصیل ہے جس کا ذکر گزشتہ حدیث پاک میں بھی گزرا ہے۔ اس کے علاوہ بھی دیگر احادیث مبارکہ میں رات کی مختلف نمازوں کی تفصیل موجود ہے۔

2: ☆۔ اس حدیث پاک میں بیان کردہ تفصیل سے واضح ہوگیا کہ یہ سال بھر کی راتوں کی (نفل) نماز الگ ہے۔ اور رمضان المبارک کی راتوں کی عبادت (تراویح) الگ نماز۔

حدیث نمبر 47

تراویح کی نماز

عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ قَالَ: زَارَنَا طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ فِيْ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ وَاَمْسَى عِنْدَنَا وَاَفْطَرَ، ثُمَّ قَامَ بِنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَاَوْتَرَ بِنَا، ثُمَّ انْحَدَرَ اِلٰى مَسْجِدِهٖ فَصَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ حَتّٰى اِذَا بَقِيَ الْوِتْرُ قَدَّمَ رَجُلًا فَقَالَ: اَوْتِرْ بِاَصْحَابِكَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ لَا وِتْرَانِ فِيْ لَيْلَةٍ

حضرت قیس بن طلق علیہ الرحمہ کہتے ہیں کہ حضرت طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان المبارک میں ایک دن ہمارے پاس تشریف لائے، شام تک رہے، اور روزہ افطار کیا۔ پھر اس رات انہوں نے ہمارے ساتھ قیام کیا (یعنی نماز ادا فرمائی) اور وتر بھی پڑھائے۔

پھر اپنی مسجد میں تشریف لے گئے۔ اور اپنے ساتھیوں کو نماز (تراویح) پڑھائی یہاں تک کہ جب وتر باقی رہ گئے۔ تو ایک دوسرے شخص کو آگے بڑھایا اور فرمایا۔

''اپنے ساتھیوں کو وتر کی نماز پڑھا دو'' کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ ایک رات میں دو وتر نہیں۔

(ابو داؤد۔ کتاب الوتر، تفریع ابواب الوتر، باب فی نقض الوتر، حدیث نمبر 1439)

فائدۃ الحدیث:۔

اس روایت میں نماز تراویح اور وتر کی جماعت کا واضح ذکر ہے۔ وتر باجماعت کا معمول رمضان المبارک میں ہی ہوتا ہے۔ نہ کہ عام دنوں میں لہذا ثابت ہوا کہ تراویح اور تہجد دونوں الگ الگ نمازیں ہیں۔

☆ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ☆

[تراویح آٹھ رکعات نہیں]

قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی وَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِیْ قِیَامِ رَمَضَانَ فَرَأَی بَعْضُهُمْ اَنْ یُّصَلِّیَ اِحْدٰی وَاَرْبَعِیْنَ رَکْعَةً مَعَ الْوِتْرِ وَهُوَ قَوْلُ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ وَالْعَمَلُ عَلٰی هٰذَا عِنْدَهُمْ بِالْمَدِیْنَةِ وَاَکْثَرُ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰی مَا رُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ وَ عُمَرَ وَغَیْرِهِمَا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً وَهُوَ قَوْلُ السُّفْیَانِ الثَّوْرِیِّ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِیِّ وَقَالَ الشَّافِعِیُّ: وَهٰکَذَا اَدْرَکْتُ بِبَلَدِنَا بِمَکَّةَ یُصَلُّوْنَ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً وَ قَالَ اَحْمَدُ: رُوِیَ فِیْ هٰذَا اَلْوَانٌ وَ لَمْ یَقْضِ فِیْهِ بِشَیْءٍ وَ قَالَ اِسْحَاقُ: بَلْ نَخْتَارُ اِحْدٰی وَاَرْبَعِیْنَ رَکْعَةً عَلٰی مَا رُوِیَ عَنْ اُبَیِّ ابْنِ کَعْبٍ وَ اخْتَارَ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَ اَحْمَدُ وَ اِسْحَاقُ اَلصَّلَاةَ مَعَ الْاِمَامِ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَاخْتَارَ الشَّافِعِیُّ اَنْ یُّصَلِّیَ الرَّجُلُ وَحْدَهُ اِذَا کَانَ قَارِئًا وَفِی الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ

1: ☆۔[شاگرد امام بخاری] ۔امام ترمذی علیہ الرحمۃ الباری کہتے ہیں ۔رمضان المبارک کے قیام (نماز تراویح) کی رکعات کے سلسلہ میں اہل علم کا اختلاف ہے۔

2: ☆۔بعض اہلِ علم کا کہنا یہ ہے کہ (نماز تراویح) وتر کے ساتھ ۴۱ رکعت پڑھیں۔ یہ اہل مدینہ کا قول ہے۔ان کے نزدیک مدینے میں اسی پر عمل تھا۔

3: ☆۔اور اہل علم کی اکثریت ان احادیث مبارکہ کی بنا پر جو حضرت عمر، حضرت علی اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے مروی ہیں۔بیس رکعت (نماز تراویح) کے قائل ہیں ۔ یہ حضرت سفیان ثوری، حضرت عبداللہ ابن مبارک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم کا قول ہے ۔اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اسی طرح سے میں نے اپنے شہر مکۃ المکرمہ میں پایا کہ (نماز تراویح) بیس رکعتیں پڑھتے تھے۔

4: ☆۔امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ اس سلسلے میں کئی طرح کی باتیں مروی ہیں انہوں نے اس سلسلے میں کوئی فیصلہ کن بات نہیں کہی ۔امام اسحاق بن راہو یہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ہمیں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق ۴۱رکعتیں مرغوب ہیں ۔حضرت ابن مبارک امام احمد اور امام اسحاق بن راہو یہ رحمۃ اللہ علیہم نے ماہ رمضان میں امام کے ساتھ نماز پڑھنے کو پسند کیا۔جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں اکیلا تب پڑھے جب وہ قاری ہو۔

5: ☆۔اس باب میں حضرت عائشہ، حضرت نعمان بن بشیر، اورحضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین سے بھی احادیث منقول ہے

(ترمذی،ابواب الصوم عن رسول اللہ،باب ماجاء فی قیام ۔الخ،تبصرہ بر حدیث نمبر 806)

نوٹ:۔ [شاگردِامام بخاری] امام ترمذی علیہ الرحمۃ الباری نے نماز تراویح کی رکعات کی تعداد کے بارے میں جو گفتگو فرمائی اس میں آٹھ رکعات کا کہیں کوئی نام ونشان نہیں۔

حدیث نمبر 48

تین رکعت وتر

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَ فِي الثَّالِثَةِ بِ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَلَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ،

وَيَقُوْلُ: يَعْنِي بَعْدَ التَّسْلِيْمِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثًا

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز وتر میں (پہلی رکعت میں) سورۃ "سبح اسم ربك الاعلى" دوسری رکعت میں "قل یا ایها الکافرون" اور تیسری رکعت میں "قل ھو اللہ احد" پڑھتے اور آخر میں سلام پھیرتے۔

پھر سلام پھیرنے کے بعد تین بار "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ" کہتے۔

(نسائی۔کتاب قیام اللیل وتطوع النھار،باب ذکر اختلاف الفاظ الناقلین الخ،حدیث نمبر 1702)

حدیث نمبر 49

وتر کی دو رکعتوں کے بعد قعدہ

اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ لَا يُسَلِّمُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

رسول اللہ ﷺ وتر کی دو رکعتوں کے بعد سلام نہیں پھیرتے تھے۔

(نسائی۔ کتاب قیام اللیل و تطوع النهار، باب کیف الوتر بالثلاث، حدیث نمبر 1699)

فائدة الحدیث:۔

نبی کریم ﷺ وتر کی تینوں رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرتے یعنی دو رکعت کے بعد قعدہ اوّل بھی کرتے ۔کیونکہ روایت میں وتر کی دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرنے کی نفی گئی قعدہ اوّل کی نفی نہیں اور سلام ہمیشہ قعدہ کرنے کے بعد ہی پھیرا جاتا ہے۔وتر کی دو رکعت کے بعد اگر قعدہ نہ کرتے۔تو سلام پھیرنے کی نفی کا کیا مقصد رہ جاتا ہے؟

حدیث نمبر 50

دعائے قنوت آخری رکوع سے پہلے

عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ، كَانَ يَقْرَأُ فِي الْاُوْلٰى بِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِ قُلْ يَاۤ اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ وَ يَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ، فَاِذَا فَرَغَ قَالَ عِنْدَ فَرَاغِهٖ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يُطِيْلُ فِيْ اٰخِرِهِنَّ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر تین رکعت پڑھتے تھے۔پہلی رکعت میں سورۃ سبح اسم ربك الاعلىٰ دوسری رکعت میں سورۃ قل یا ایها الکافرون اور تیسری رکعت میں سورۃ قل هو الله احد پڑھتے۔اور دعائے قنوت

رکوع سے پہلے پڑھتے۔ پھر جب (نماز وتر سے) فارغ ہوجاتے تو تین بار سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ کہتے۔ اور انکے آخر لفظ کھینچ کر پڑھتے۔ (یعنی قدوس کی ''دال'' کولمبا کرتے)۔

(نسائی۔ کتاب قیام اللیل وتطوع النهار، باب ذکر اختلاف الفاظ الناقلین الخ حدیث نمبر 1700)

فائدة الحديث:۔

1: ☆۔ معلوم ہوا! کہ تین رکعت نماز وتر نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔

2: ☆۔ تین رکعت وتر دو قعدوں اور ایک سلام کے ساتھ پڑھنا ثابت ہے۔

3: ☆۔ اور وتر میں دعائے قنوت بھی رکوع سے پہلے پڑھنا ہی معمول ہے۔

حدیث نمبر 51

رسول اللہ ﷺ نماز کو اس کے وقت پر ادا فرماتے

عَنْ عَبْدِاللهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا اِلَّا بِجَمْعٍ وَ عَرَفَاتٍ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز کو اس کے وقت پر ادا فرماتے سوائے مقام ِ جمع (یعنی مزدلفہ) اور میدانِ عرفات کے۔

(نسائی۔ کتاب مناسک الحج، باب الجمع بین الظہر والعصر، حدیث نمبر 3013 مطبوعہ دار السلام)

وضاحت: عرفات میں ظہر اور عصر دونوں ظہر کے وقت پڑھتے (یعنی جمع تقدیم) اور مزدلفہ میں مغرب وعشاء دونوں عشاء کے وقت پڑھتے (یعنی جمع تاخیر فرماتے تھے)

حدیث نمبر 52

جمع صوری۔ ظاہری اعتبار سے دو نمازوں کو جمع کرنا

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اِذَا عَجِلَ عَلَيْهِ السَّفَرُ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ اِلٰى اَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ حِيْنَ يَغِيْبُ الشَّفَقُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو نمازِ ظہر میں اتنی دیر کرتے کہ نمازِ عصر کا اول وقت قریب آ جاتا۔ پھر دونوں نمازیں اکٹھے ادا فرماتے۔ اسی طرح نمازِ مغرب میں بھی اتنی دیر کرتے کہ شفق غائب ہونے کے قریب ہو جاتی تو نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء کو اکٹھے ادا فرماتے۔

(مسلم۔ کتاب صلوۃ المسافرین و قصرھا، باب جواز الجمع بین الصلوتین، حدیث نمبر 1627)

فوائد الحدیث:۔

1: ☆۔ پہلی نماز میں اتنی تاخیر کرنا کہ اگلی نماز کا اول وقت قریب آ جائے۔ اس سے بخوبی واضح ہے کہ دو نمازیں ایک وقت میں ادا نہیں فرماتے تھے۔ بلکہ پہلی نماز اپنے آخر وقت میں اور اگلی نماز اس کے ابتدائی وقت میں ادا فرماتے۔

2: ☆۔ اگر ایک ہی وقت میں دو نمازیں جمع فرمانے کا معمول ہوتا تو پھر پہلی نماز میں اتنی تاخیر کا کیا مقصد کہ دوسری نماز کا وقت قریب آ جائے؟

3: ☆۔ ایک نماز کے وقت میں اگر دو نمازیں ادا فرماتے تو تاخیر کئے بغیر ہی کسی ایک وقت میں دو نمازوں کو جمع کیا جا سکتا تھا۔

4: ☆۔ بحکم قرآنی ہر نماز کو اپنے وقت پر ادا کرنا لازم ہے۔ البتہ سفر میں یا کسی شرعی مجبوری کی وجہ سے ظہر، عصر اور مغرب، عشاء کو اس طرح ادا کرنے کی رخصت ہے کہ ظہر کو اس کے آخری وقت میں اور عصر کو اپنے اول وقت میں ادا کریں۔ اسی طرح مغرب کو اس کے آخر وقت میں اور عشاء کو اپنے اول وقت میں ادا کریں۔

5: ☆۔ اس طرح ہر دو نمازیں بظاہر اکھٹی دکھائی دیتی ہیں۔ مگر حقیقت میں دونوں اپنے اپنے وقت کے اندر ادا ہوئیں۔ پہلی نماز اپنے آخر وقت میں جبکہ اگلی نماز اس کے ابتدائی وقت میں۔ فقہ کی زبان میں اسے جمع صوری کہتے ہیں۔

☆ صلی اللہ علیہ وسلم ☆

حدیث نمبر 53

پہلی نماز آخر وقت اور دوسری کو اول وقت میں پڑھنا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثَمَانِيًا جَمِيْعًا وَ سَبْعًا جَمِيْعًا قُلْتُ: يَا اَبَا الشَّعْثَاءِ اَظُنُّهُ اَخَّرَ الظُّهْرَ وَ عَجَّلَ الْعَصْرَ وَ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَ عَجَّلَ الْعِشَاءَ؟ قَالَ وَ اَنَا اَظُنُّ ذَالِكَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی پہلے آٹھ رکعتیں اکٹھی کر کے (یعنی ظہر اور عصر) اور پھر سات رکعتیں اکٹھی کر کے (یعنی مغرب اور عشاء)۔ (راوی کہتے ہیں) میں نے عرض کی: اے ابوالشعثاء! میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے ظہر اپنے آخر وقت میں ادا کی اور عصر اپنے اول وقت میں اور (اسی طرح) مغرب اپنے آخر وقت میں ادا کی اور عشاء اپنے اول میں وقت میں تو انہوں نے فرمایا! میرا بھی یہی خیال ہے۔

(مسلم۔ کتاب صلوۃ المسافرین و قصرھا، باب الجمع بین الصلاتین فی الحضر، حدیث نمبر 1634)

حدیث نمبر 54

نماز جنازہ میں بھی ایک ہی بار رفع یدین ہے

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ

كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةٍ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِيْ اَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ وَ وَضَعَ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے نماز جنازہ کی پہلی تکبیر پر ہاتھ اُٹھائے اور پھر داہنے ہاتھ کو بائیں پر رکھ لیا (یعنی ہاتھ باندھ لیئے)۔

(ترمذی۔ ابواب الجنائز عن رسول اللہ، باب ما جاء فی رفع الیدین علی الجنازہ حدیث نمبر 1077)

حدیث نمبر55

نماز جنازہ کے بعد دعا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ : اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَاَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَاءَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا۔ کہ جب تم میت پر جنازہ کی نماز پڑھ لو۔ تو خاص اُس کیلئے دعا بھی کرو۔

(ابوداؤد اول کتاب الجنائز باب الدعا للمیت حدیث نمبر 3199 مطبوعہ دار السلام ریاض)

حدیث نمبر56

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازہ پر دعا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ :

اِنِّیْ لَوَاقِفٌ فِیْ قَوْمٍ يَدْعُوْنَ اللهَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقَدْ وُضِعَ عَلٰى سَرِيْرِهٖ اِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِیْ قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهُ عَلٰى مَنْكِبِیْ يَقُوْلُ : يَرْحَمُكَ اللهُ اِنْ كُنْتُ لَاَرْجُوْ اَنْ يَجْعَلَكَ اللهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ لِاَنِّیْ كَثِيْرًا مَا كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: كُنْتُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَفَعَلْتُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَانْطَلَقْتُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَاِنْ كُنْتُ لَاَرْجُوْ اَنْ يَجْعَلَكَ اللهُ مَعَهُمَا فَالْتَفَتُّ فَاِذَا هُوَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں کے ساتھ ہی کھڑا تھا جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے دعائیں کر رہے تھے۔ اور اس وقت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنازہ چارپائی پر رکھا ہوا تھا۔

اتنے میں ایک صاحب نے میرے پیچھے سے آکر میرے شانوں پر اپنی کہنیاں رکھ دیں۔ اور (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مخاطب کر کے) کہنے لگے۔ اللہ عزوجل آپ پر رحم

حدیث نمبر 55

نماز جنازہ کے بعد دعا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ : اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَاَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَاءَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا۔ کہ جب تم میت پر جنازہ کی نماز پڑھ لو۔ تو خاص اُس کیلئے دعا بھی کرو۔

(ابوداؤد اول کتاب الجنائز باب الدعاء للمیت حدیث نمبر 3199 مطبوعہ دار السلام ریاض)

حدیث نمبر 56

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازہ پر دعا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ:

اِنِّیْ لَوَاقِفٌ فِیْ قَوْمٍ يَدْعُوْنَ اللهَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقَدْ وُضِعَ عَلَى سَرِيْرِهٖ اِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِیْ قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهُ عَلَى مَنْكِبِیْ يَقُوْلُ : يَرْحَمُكَ اللهُ اِنْ كُنْتُ لَاَرْجُوْ اَنْ يَّجْعَلَكَ اللهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ لِاَنِّیْ كَثِيْرًا مَا كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: كُنْتُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَفَعَلْتُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَانْطَلَقْتُ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَاِنْ كُنْتُ لَاَرْجُوْ اَنْ يَّجْعَلَكَ اللهُ مَعَهُمَا فَالْتَفَتُّ فَاِذَا هُوَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں کے ساتھ ہی کھڑا تھا جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے دعائیں کررہے تھے۔ اور اس وقت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنازہ چارپائی پر رکھا ہوا تھا۔

اتنے میں ایک صاحب نے میرے پیچھے سے آکر میرے شانوں پر اپنی کہنیاں رکھ دیں۔ اور (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مخاطب کرکے) کہنے لگے۔ اللہ عزوجل آپ پر رحم

حدیث نمبر58

قبروں کی زیارت کا بیان

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَدْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ، فَقَدْ اُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِيْ زِيَارَةِ قَبْرِ اُمِّهٖ، فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ

قَالَ: وَفِي الْبَابِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَنَسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ قَالَ اَبُوْعِيْسٰى: حَدِيْثُ بُرَيْدَةَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَرَوْنَ بِزِيَارَةِ الْقُبُوْرِ بَأْسًا، وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ

حضرت بُریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کرتا تھا۔ اب محمد ﷺ کو اپنی والدہ محترمہ کی قبر کی زیارت کی اجازت دے دی گئی ہے۔ تو تم بھی قبروں زیارت کیا کرو! کیوں کہ یہ آخرت کو یاد دلاتی ہیں۔

[شاگردِ امام بخاری]۔ امام ترمذی علیہ الرحمۃ الباری کہتے ہیں:

1: ☆۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ابوسعید خدری، حضرت ابن مسعود، حضرت انس، حضرت ابوہریرہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے بھی احادیث منقول ہیں۔

2: ☆۔ اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ وہ قبروں کی زیارت میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ حضرت ابن مبارک، حضرت شافعی، حضرت احمد اور حضرت اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اسی کے قائل ہیں۔

(ترمذی۔ ابواب الجنائز عن رسول اللہ، باب ما جاء فی الرخصت فی زیارۃ القبور، حدیث نمبر 1054)

حدیث نمبر59

دعا میں نبی کریم ﷺ کا وسیلہ

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ رَجُلًا ضَرِيْرَ الْبَصَرِ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ:

اُدْعُ اللّٰهَ لِيْ اَنْ يُّعَافِيَنِيْ

فَقَالَ: اِنْ شِئْتَ اَخَّرْتُ لَكَ وَهُوَ خَيْرٌ وَاِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ فَقَالَ: اُدْعُهُ

فَاَمَرَهُ اَنْ يَتَوَضَّاَ فَيُحْسِنَ وُضُوْءَهُ وَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ وَيَدْعُوَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ

"اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ

يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهِ لِتُقْضٰى۔

اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ" قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک نابینا صحابی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ میرے لیے دعا کیجئے کہ اللہ عزوجل مجھے شفا دے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر تو چاہے۔۔تو میں تیرے لئے آخرت کی بھلائی چاہوں اور وہ تیرے لئے زیادہ بہتر ہے۔

اور اگر تو یہ چاہے کہ میں (تیری مرضی کی) دعا کر دُوں۔اس شخص نے عرض کی کہ آپ ﷺ میرے لئے دعا فرما دیجئے۔تو نبی کریم ﷺ نے اسے حکم دیا کہ

وہ خوب اچھی طرح وضو کر کے دو رکعتیں پڑھے، اور پھر یوں دعا مانگے۔۔۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ

يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهِ لِتُقْضٰى۔

اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ۔

[اے اللہ عزوجل! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور نبیء رحمت حضرت محمد ﷺ کے

ذریعے تیری طرف توجہ کرتا ہوں۔

اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں آپ کے ذریعے اپنی اس حاجت کے بارے میں اپنے رب کی طرف توجہ کرتا ہوں تاکہ وہ میری اس حاجت کو پورا فرمائے۔

اے اللہ عزوجل! نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما]۔

ابواسحاق کہتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

(ابن ماجہ۔ابواب اقامۃ الصلوات والسنۃ فیہا،باب ماجاء فی صلوۃ الحاجۃ،حدیث نمبر 1385)

حدیث نمبر60

لاعِلمی کا علاج اہلِ علم سے پوچھ لینا ہے

عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَاللهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ : اَصَابَ رَجُلاً جُرْحٌ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ثُمَّ احْتَلَمَ فَاُمِرَ بِالْاِغْتِسَالِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ : قَتَلُوْهُ قَتَلَهُمُ اللهُ اَلَمْ یَكُنْ شِفَاءَ الْعِیِّ السُّؤَالُ

عطا بن ابی رباح علیہ الرحمہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص زخمی ہوا۔پھر اُسے احتلام ہوگیا تو کسی نے اُسے غسل کرنے کا کہا غسل کرنے کی وجہ سے وہ زخمی شخص وفات پا گیا۔

جب یہ معاملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پیش ہوا۔۔۔۔۔تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس موقع پر ارشاد فرمایا۔

جنہوں نے (غلط مشورہ دے کر) اسے ہلاک کیا اللہ عزوجل اُن کے ساتھ بھی ویسا کرے۔

کیا لاعلمی کا علاج (اہلِ علم سے مسئلہ) پوچھ لینا نہیں تھا؟

(ابوداؤد۔کتاب الطھارۃ،باب المجدور یتیمم،حدیث نمبر 337،مطبوعہ دار السلام سعودی عرب)

فوائد الحدیث :۔

1: ☆۔ ہمیشہ علم اور صاحبان علم کے مشورے کو اپنے عمل کی بنیاد بنائیں ۔

2: ☆۔ بغیر علم کے یا کسی بے علم کے مشورے سے نقصان مت اُٹھائیں ۔

3: ☆۔ ہر بیماری کی کوئی نہ کوئی دوا ہے اور لاعلمی کی دوا اہلِ علم سے سوال پوچھنا ہے

۔حدیث نمبر61

اختلافات کا حل مسلمانوں کی بڑی جماعت کی پیروی

حَدَّثَنِیۡ اَبُوۡ خَلَفٍ الۡاَعۡمٰی قَالَ سَمِعۡتُ اَنَسَ بۡنَ مَالِكٍ یَقُوۡلُ:سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللهِ ﷺ یَقُوۡلُ : اِنَّ اُمَّتِیۡ لَا تَجۡتَمِعُ عَلٰی ضَلَالَةٍ فَاِذَا رَاَیۡتُمۡ اِخۡتِلَافًا فَعَلَیۡکُمۡ بِالسَّوَادِ الۡاَعۡظَمِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ بلاشبہ میری امت گمراہی پر مجتمع (متفق) نہ ہوگی، جب تم اختلافات دیکھو تو سوادِ اعظم (یعنی مسلمانوں کی بڑی جماعت) کو اختیار کرو۔

(ابن ماجه، ابواب الفتن، باب السواد الاعظم، حدیث نمبر 3950، مطبوعه دار السلام سعودی عرب)

حدیث نمبر62

جہاں سلام پڑھو! نبی کریم ﷺ کو پہنچ جائیگا

عَنۡ عَبۡدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللهِ ﷺ

اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِکَةً سَیَّاحِیۡنَ فِی الۡاَرۡضِ یُبَلِّغُوۡنِیۡ مِنۡ اُمَّتِی السَّلَامَ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بلاشبہ اللہ عزوجل کے فرشتے زمین میں گھومتے رہتے ہیں۔ اور میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔

(نسائی، کتاب السهو، باب التسلیم علی النبی ﷺ، حدیث نمبر 1283، مطبوعه دار السلام)

حدیث نمبر 63

جمعہ کو جو درود پاک پڑھے گا۔ اُسی وقت پیش ہو گا

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ "اَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ وَإِنَّ اَحَدًا لَنْ يُّصَلِّيَ عَلَيَّ إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا، قَالَ قُلْتُ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ، إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللهِ حَيٌّ يُرْزَقُ"

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

جمعہ کے دن مجھ پر دُرود پاک کی کثرت کرو۔اس دن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔جو اس دن مجھ پر درود پاک پڑھے تو فارغ ہونے سے قبل اُس کا درود پاک میرے سامنے پیش کیا جائے گا۔

(حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے عرض کی کہ آپ ﷺ کے وصال کے بعد؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

میرے وصال کے بعد بھی (ایسے ہی پیش ہوگا) بے شک اللہ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ نبیوں کے جسموں کو کھائے۔ اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے، اسے رزق ملتا ہے۔

(ابن ماجہ، ابواب ماجاء فی الجنائز، باب ذکر وفاتہ ودفنہ، حدیث نمبر 1637، مطبوعہ دار السلام)

تو زندہ ہے واللہ! تو زندہ ہے واللہ! میرے چشمِ عالم سے چھپ جانے والے

☆ ﷺ ☆

چند فقهی مسائل

☆:۔ تکبیر تحریمہ (یعنی نماز کے آغاز کے لیئے تکبیر کہنا) فرض

☆:۔ قیام فرض

☆:۔ ہاتھ کانوں تک اٹھانا سنّت

☆:۔ ہاتھ باندھنا سنّت

☆:۔ ثناء پڑھنا سنّت

☆:۔ تعوذ وتسمیہ (اعوذ باالله وبسم الله) پڑھنا سنّت

☆:۔ قرآت (تین آیات کی مقدار قرآن کریم میں سے پڑھنا) فرض

☆:۔ فرض کی اولین اور غیر فرض کی تمام رکعتوں میں سورت فاتحہ وسورت ملانا واجب

☆:۔ تکبیرِ انتقال (نماز کے ایک سے دوسرے رکن میں جانے کیلیئے تکبیر کہنا) سنّت

☆:۔ رکوع فرض

☆:۔ تسبیحات پڑھنا سنّت

☆:۔ تسمیع (سمع اللہ لمن حمدہ کہنا) سنّت

☆:۔ قومہ (رکوع کرنے کے بعد سیدھا کھڑا ہونا) واجب

☆:۔ تحمید (ربنا ولک الحمد کہنا) سنّت

☆:۔ سجدہ فرض

☆:۔ جلسہ (دو سجدوں کے دوران ٹھہرنا) واجب

☆:۔ قعدہ اولیٰ (تین، چار رکعت والی نماز میں ہر دو رکعت کے بعد بیٹھنا) واجب

☆:۔ تشہد (التحیات کا پڑھنا) واجب

☆:۔ تشہد پڑھتے وقت شہادت کی انگلی کا اٹھانا سنّت

☆:۔قعدہ اخیرہ (نماز کی رکعتوں کے اختتام پر تشہد کے لئے بیٹھنا) فرض

☆:۔درود پاک و دعا پڑھنا سنّت

☆:۔لفظ سلام کے ساتھ اختتامِ نماز واجب

☆:۔سلام کے وقت دائیں بائیں گردن پھیرنا سنّت

☆:۔وتر میں دعا قنوت پڑھنا واجب

☆:۔دعا قنوت پڑھنے سے پہلے تکبیر کا کہنا واجب

☆:۔نماز کے ہر رکن کو سکون و اطمینان کے ساتھ ادا کرنا واجب ہے۔

خصوصی نوٹ:۔

1:☆۔۔۔

حالتِ نماز میں ایسا عمل جس سے لگے کہ یہ نماز نہیں پڑھ رہا نماز کو فاسد کر دیتا ہے

2:☆۔۔۔

نماز میں کھانا پینا، بات چیت، سلام جواب کرنے پر بھی نماز دوبارہ ادا کرنا لازم

3:☆۔۔۔

نماز میں کوئی فرض چیز رہ جائے تو نماز دوبارہ ادا کرنا لازم ہے

4:☆۔۔۔

نماز میں جان بوجھ کر کسی واجب چیز کو ترک کرنے پر نماز دوبارہ ادا کرنا لازم ہے

5:☆۔۔۔

نماز میں بھول کر کوئی واجب رہ جائے تو سجدہ سہو کرنا لازم۔ نہ کیا تو نماز دہرانا لازم

6:☆۔۔۔

سنّت ترک ہو جائے تو ثواب میں کمی کا باعث، جان بوجھ کر ترک شفاعت سے محرومی

☆ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ☆

مشہور ائمہء فقہ وحدیث

پہلی صدی ہجری

امامِ اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت (80 تا 150ھ)

دوسری صدی ہجری

امامِ مدینہ امام مالک بن انس۔۔۔۔۔۔۔(93 تا 179ھ)

امام ابویوسف شاگردِ امام اعظم ابوحنیفہ۔۔(113 تا 183ھ)

امام محمد بن حسن الشیبانی شاگردِ امام ابوحنیفہ و امام مالک۔۔۔(132 تا 189ھ)

امام محمد بن ادریس الشافعی شاگردِ امام مالک و امام محمد۔۔۔۔۔(150 تا 204ھ)

امام احمد بن حنبل شاگردِ امام ابویوسف و امام شافعی۔۔۔۔۔۔(164 تا 241ھ)

تیسری صدی ہجری

امام محمد بن اسماعیل البخاری شاگردِ امام احمد بن حنبل۔۔۔۔(194 تا 256ھ)

امام ابوداود سلیمان بن اشعث شاگردِ امام احمد بن حنبل۔۔۔(202 تا 275ھ)

امام مسلم بن حجاج القشیری شاگردِ امام احمد بن حنبل۔۔۔۔۔۔(206 تا 261ھ)

امام محمد بن یزید ابن ماجہ شاگردِ امام ابوبکر بن ابی شیبہ۔۔۔۔(209 تا 273ھ)

امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی شاگردِ امام بخاری۔۔۔۔۔۔(209 تا 279ھ)

امام احمد بن شعیب النسائی شاگردِ امام احمد بن حنبل۔۔۔۔۔(215 تا 303ھ)

امام ابوجعفر احمد بن محمد الطحاوی شاگردِ امام مزنی۔۔۔۔۔(239 تا 321ھ)

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین